سوال

یا مراد (5)؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

المسلمین" (رجسٹرڈ)بخاری ومسلم کی اس (آنے والی) حدیث کو اپنے حق میں پیش فرماتے ہیں جبکہ ہمیں ان کے اس فہم واستفادہ سے ،اس طرح کے استدلال سے اختلاف ہے۔ براہ مہربانی خیر القرون کے فہم واستفادہ سے مستفیض فرمائیں۔

زیر تحت باب کیف الامر اذالم تکن جماعۃ میں حدیث نمبر1968.....

(7793ج)

مسلم، کتاب الامارۃ :

(1375ج)

تناظر میں قرون ثلاثہ کے حوالے سے مکمل راہنمائی فرمائیں کہ "جماعت المسلمین" (رجسٹرڈ) اس بنیاد پر :

1۔ سب لوگوں کو گمراہ اور اپنے آپ کو ملا صحیح سمجھتے ہیں۔

2۔ [illegible]

3۔ سیاسی جماعتوں کا اس (میں) مطلق ذکر نہ (ہونا) بھی کسی خطرے سے خالی نہیں۔

لمحات میں سے کچھ وقت خصوصی راہنمائی کے لیے ضرور وقف فرمائیں۔ (طالب اصلاح وخیر: طارق محمود، سعید آٹو زدینہ جہلم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ں کوئی شک نہیں کہ قرآن اور صحیح حدیث حجت ہے اور قرآن وحدیث سے اجماع امت کا حجت ہونا ثابت ہے لہذا شرعیہ تین ہیں :

1۔ قرآن مجید

2۔ احادیث صحیحہ وحسنہ لذاتہا مرفوعہ

3۔ اجماع اُمت

یل المومنین والی آیت کریمہ اور دیگر دلائل سے درج ذیل دو اہم اصول بھی ثابت ہیں :

1۔ کتاب وسنت کا صرف وہی مفہوم معتبر ہے جو سلف صالحین (مثلاً صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین، تابعین رحمۃ اللہ علیہ، تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ محدثین رحمۃ اللہ علیہ، علمائے دین اور صحیح العقیدہ شارحین حدیث) سے متفقہ یا بغیر اختلاف کے ثابت ہے۔

3۔ اجتہاد، مثلاً آثار سلف صالحین سے استدلال۔

، بعد سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ حدیث :

ۃَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ "

ں کی جماعت اور اُن کے امام کو لازم پکڑو عرض ہے کہ جماعت المسلمین سے مراد خلافت المسلمین اور إمامهم سے مراد خلیفتھم (یعنی خلیفہ) ہے۔ اس تشریح کی دو دلیلیں درج ذیل ہیں :

رمایا :

تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ....."

ر تم ان ایام میں کوئی خلیفہ نہ پاؤ تو بھاگ جاؤ حتیٰ کہ مرجاؤ"

(سنن ابی داود 4247 وسندہ حسن 4244 ح 7168 ح)

ں حدیث کے راویوں کی مختصر توثیق درج ذیل ہے :

1 علیہ :

حمۃ اللہ علیہ ، حاکم رحمۃ اللہ علیہ ، ابو عوانہ رحمۃ اللہ علیہ ، اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ و صحیح الحدیث قرار دیا ہے ، لہذا اس زبردست توثیق کے بعد انھیں مجہول یا مستور کہنا غلط ہے ۔

2۔ صخر بن بدر العجلی رحمۃ اللہ علیہ : ۔

انھیں ابن حبان اور ابو عوانہ نے ثقہ و صحیح الحدیث قرار دیا ہے ، اس توثیق کے بعد شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا انھیں مجہول قرار دینا غلط ہے ۔

3۔ ابو التیاح یزید بن حمید رحمۃ اللہ علیہ : ۔

صحیحین و سنن اربعہ کے راوی اور ثقہ ثبت تھے ۔

4۔ عبدالوارث بن سعید رحمۃ اللہ علیہ : ۔

صحیحین و سنن اربعہ کے راوی اور ثقہ ثبت تھے ۔

5۔ مسدد بن مسرہد رحمۃ اللہ علیہ : ۔

صحیح بخاری وغیرہ کے راوی اور ثقہ حافظ تھے ۔

د : 4244 وصححہ الحاکم 4/432۔433 ووافقہ الذہبی)

حسن روایت سے ثابت ہوا کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث میں امام سے مراد خلیفہ ہے یاد رہے کہ حدیث حدیث کی تشریح کرتی ہے ۔

2۔ حافظ ابن حجر العسقلانی جماعۃ المسلمین وإمامہم کی تشریح میں فرمایا :

یضاوِيُّ : الْمَعْنَى إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ فَعَلَيْكَ بِالْعُزْلَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى تَحَمُّلِ شِدَّةِ الزَّمَانِ ، وَعَضُّ أَصْلِ الشَّجَرَةِ كِنَايَةٌ عَنْ مُكَابَدَةِ الْمَشَقَّةِ"

بتیں (تلاشی) بیضاوی (فتح الباری 13/36 ح 7084 ونسخہ اخری 487/16)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن جریر بن یزید الطبری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 310ھ) :

طبري : والصواب أن المراد من الخبر لزوم الجماعة الذين في طاعة من اجتمعوا على تأميره ، فمن نكث بيعته خرج عن الجماعة ، قال : وفي الحديث أنه متى لم يكن للناس إمام فافترق الناس أحزابا فلا يتبع أحدا في الفرقة ويعتزل الجميع إن استطاع ذلك"

"اور صحیح یہ ہے کہ (اس) حدیث سے مراد اس جماعت کو لازم پکڑنا ہے جو اس (امام) کی امارت پر جمع ہوتے ہیں ، پس جس نے اپنی بیعت توڑ دی وہ جماعت سے خارج ہو گیا ۔ فرمایا : اور حدیث میں (یہ بھی) ہے کہ اگر لوگوں کا امام (امیر بالاجماع) نہ ہو اور لوگوں نے پارٹیاں بنا رکھی ہوں تو دورِ اختلاف میں

449 :

ال : فِيهِ حُجَّةٌ لِجَمَاعَةِ الْفُقَهَاءِ فِي وُجُوبِ لُزُومِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ وَتَرْكِ الْخُرُوجِ عَلَى أَئِمَّةِ الْجَوْرِ"

"اور اس (حدیث) میں جماعت فقہاء کی دلیل یہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا چاہیے اور ظالم حکمرانوں کے خلاف خروج نہیں کرنا چاہیے ۔ (شرح صحیح بخاری لابن بطال 10/36)

حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ایک ٹکڑے کی تشریح میں فرمایا :

ایۃ عن لزوم جماعۃ المسلمین وطاعۃ سلاطینہم ولو عصوا"

(13/36

جریر طبری ، قاضی بیضاوی ، ابن بطال اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کی ان تشریحات (فہم سلف صالحین) سے ثابت ہوا کہ (تلزم جماعۃ المسلمین وإمامہم) و جہ جماعتیں اور پارٹیاں (مثلاً مسعود احمد بی ایس سی کی جماعت المسلمین رجسٹرڈ) مراد نہیں بلکہ مسلمین (مسلمانوں) کی متفقہ خلافت اور اجماعی خلیفہ م

ایک حدیث میں آیا ہے کہ :

ت ولیس لہ إمام مات میتۃ جاہلیۃ" .

فوت ہو جائے اور اس کا امام (خلیفہ) نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے ۔ "

(صحیح ابن حبان 10/434 ح 4573 وھو حدیث حسن)

: 2011 تحقیقی مقالات 4031)

اس تشریح سے بھی یہی ثابت ہے کہ "إمامہم" سے مراد وہ خلیفہ (امام) ہے ، جس کی خلافت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہو اور اگر کسی پر پہلے سے ہی اختلاف ہو تو وہ اس حدیث میں مراد نہیں ہے لہذا فرقہ مسعودیہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کا اس حدیث سے اپنی خود ساختہ و نوزائدہ "فرقی" مراد لینا غلط ، باطل

سے پوچھیں کہ کیا کسی ثقہ و صدوق امام محدث ، شارح یا عالم نے زمانہ خیر القرون ، زمانہ تدوین حدیث اور زمانہ شارحین حدیث (پہلی صدی سے نویں صدی ہجری تک) میں اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ جماعت المسلمین سے خلافت مراد نہیں اور إمامہم سے خلیفہ مراد نہیں بلکہ کاغذی رجسٹرڈ جماعت اور

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل-صفحہ22

محدث فتویٰ